ڈھیلے پر دم کریں پھر اس ڈھیلے کو جہاں خارش ہوتی ہے ۔ یا پھوڑا پھنسی ہے ۔ یا زخم ہے وہاں تین مرتبہ پھیر لیا کریں ۔ دن میں تین مرتبہ یہ عمل کیا کریں ۔ اللہ پاک شفاء عطا فرما دے گا ۔

احقر نے سنا تو خواہش ظاہر کی کہ حضرت مجھے بھی اجازت مرحمت فرمائیں ۔ میری درخواست پر مسکرا دیئے اور بڑی دلنواز نگاہوں سے شفقت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا : تجھے بھی اجازت ہے ، حاضرین کو اور سب کو اسکی اجازت ہے ۔

طب روحانی اور اعمال قرآنی

۲۹ ربیع الاوّل ۱۴۰۶ھ ـــــ وزیرستان سے آئے ایک مہمان نے عرض کیا، حضرت ! اعمال قرآنی ساتھ لایا ہوں، اس میں تعویذات ، اوراد اور وظائف میں اجازت مرحمت فرمائیے ۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے ارشاد فرمایا : حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی ؒ نے امت پر بہت بڑا احسان کیا ہے کہ روحانی طب کو اعمال قرآنی کے نام سے ایک مستقل کتاب میں جمع کر دیا ہے ، آیات اور اسماء الٰہیہ ان کے خواص ، برکات ، نقوش اور فوائد کی تشریح کر دی ہے ۔

حضرت تھانوی ؒ نے اعمال قرآنی میں جن شرائط اور قواعد اور جس طریقہ کے ساتھ اجازت دی ہے آپ کو وہی ملحوظ رکھنا ہوں گے ۔ اور ان کو ملحوظ رکھتے ہوئے اجازت ہے ـــــ احقر کی طرف دیکھا تو مسکرا دیئے اور ارشاد فرمایا سب حاضرین کو بھی اجازت ہے ۔

علماء کیلئے حفظ قرآن کی اہمیت

اعمال قرآنی میں آیات قرآنی کی ابتداء اور پھر انتہا لکھ دی گئی ہے اسکی وضاحت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ حضرت تھانوی ؒ نے اس لئے ایسا کیا ہوگا کہ کتاب کا حجم نہ بڑھنے پائے ۔ جب حجم کم ہوگا تو ارزاں ہوگی اور امت کو سہولت ہوگی ۔ مگر امام بخاری ؒ اپنی صحیح میں آیت کا حصہ لکھ کر پورے رکوع کا اشارہ کر دیتے ہیں وہاں خیال آتا ہے چونکہ اس زمانہ میں صحیح بخاری کا طالب علم ہوتا یقیناً وہ حافظ قرآن ہوتا ۔ اس تصور سے انہوں نے اختصار اور محض اشارہ پر اکتفا کیا ۔ اس لئے علماء اور خصوصاً دورۂ حدیث کے طلبہ کیلئے حفظ قرآن کی اہمیت بھی آشکارا ہو گئی ۔

نبوت کی ایک پیش گوئی بنی امیہ کے دور میں پوری ہوئی

۲۹ ربیع الاول ۱۴۰۶ھ ـــــ حسب معمول حقائق السنن شرح اردو جامع السنن الترمذی کا مسودہ لیکر حاضر خدمت ہوا ، ترمذی کی درج ذیل حدیث پڑھی ، مفہوم بیان فرماتے ہوئے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے ارشاد فرمایا ۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت ابوذر ؓ کو خصوصی نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا : اے ابوذر ؓ ! میرے بعد کچھ امراء ہوں گے جو نماز کو مردہ کر کے پڑھیں گے ۔ مگر تم وقت مستحب پر پڑھنا ، پھر اگر امیر نے وقت میں پڑھیں تو اس کے ساتھ تیری نماز نفل ہو جائے گی ۔ ورنہ تم اپنی نماز محفوظ کر چکے ہو گے ـــــ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیش گوئی بنی امیہ کے

دور میں پوری ہوئی۔ کہ جب حکمرانوں نے ہر قسم کا ظلم، تشدد، گناہ اور معصیت میں بیباکی اختیار کی مگر نماز کو ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ حجاج بن یوسف خود امامت کراتا تھا۔ اور اس میں اپنی حکومت اور اقتدار کا تحفظ یقینی سمجھتا تھا۔ بعض امراء نے تو یہاں تک غفلت اور اسلامی احکام سے بے پروائی کی کہ تمام تمام رات دادِ عیش دیتے رہے اور صبح غسلِ جنابت کے بغیر نماز پڑھا دی۔ حکمرانوں کا نماز کی پابندی کے بارے یہ اہتمام صالحین اور عوام میں اہتمام نماز کے دباؤ کی وجہ سے تھا۔ معاشرہ میں صرف نماز ہی ایسی چیز تھی جس سے مومن و کافر کے درمیان امتیاز کیا جاتا تھا۔ حکمران کا ترکِ صلوٰۃ عوام کی بغاوت کا ذریعہ تھا — ایک مسلمان خواہ وہ کسی بھی منصب کا ہو کے بارے یہ تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا کہ وہ جان بوجھ کر نماز قضا کرنے کی جرأت نہ کر سکے۔ اور یہی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پیش گوئی ہے جو بنی امیہ کے بعض حکمرانوں کے دور میں مشاہدہ میں آئی اور پوری ہوئی۔

پاک شاہین
کنٹینر سروس لمیٹڈ
پلاٹ نمبر ۲۴/۲۷ ٹمبر پونڈ، کیماڑی، کراچی
الحمد للہ
پاکستان میں یہ پہلا ٹرمینل جو نجی کاروباری شعبے میں قائم ہوا ہے۔
ملک کی درآمد اور برآمدات نہایت عمدہ کارکردگی کے ساتھ بذریعہ کنٹینر مال نقل ہوتے ہیں، جہاز راں کمپنیاں اور تاجر ہماری خدمات حاصل کریں،
کسٹم اور کراچی پورٹ ٹرسٹ کی تمام سہولتیں حاصل ہیں۔
تار کا پتہ "شاہین" کراچی
ٹیلیکس: ۲۷۱۹
فون:
۲۷۱۹۵۳ — ۲۷۱۸۴۰
۲۷۱۸۴۲ — ۲۷۱۳۵۴

مولانا مدرار اللہ مدرار ۔ مردان

قسط ۹

پرویز
منکرِ حدیث ہے یا منکرِ قرآن

ایک تنقیدی جائزہ

(تسلسل کیلئے اکتوبر ۱۹۸۵ء کا الحق ملاحظہ ہو ۔)

عصا ثعبان اور یدِ بیضا کے معنی

(۶۴) فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِىَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ؕ (۷/۱۰۷) اس پر موسیٰؑ نے ان قوانین و دلائل کو پیش کیا جن کی بنیاد پر اس نے وہ دعویٰ کیا تھا جنہیں وہ نہایت مضبوطی سے تھامے ہوئے تھا یہ محکم دلائل اپنی صداقت کے زور سے اس طرح آگے بڑھے چڑھے جا رہے تھے کہ ان کی قوت اور شدت واضح طور پر سامنے آرہی تھی ۔ یہ الفاظ عصا، ثعبان اور یدِ بیضا کے مجازی معنی ہیں جنہیں ہمارے نزدیک استعارۃً استعمال کیا گیا ۔ (مفہوم القرآن ص ۳۶۶)

مذکورہ آیت کا اصلی ترجمہ یہ ہے :

"پس موسیٰؑ نے اپنا عصا ڈال دیا سو دفعتاً وہ صاف ایک اژدہا بن گیا اور اپنا ہاتھ باہر نکال لیا سو وہ یکایک سب دیکھنے والوں کے روبرو بہت ہی چمکتا ہوا ہو گیا ۔"

ان آیات کریمہ کا پس منظر یہ ہے کہ موسیٰؑ فرعون کے دربار میں حاضر ہیں اور اس کو توحید کی دعوت دے رہے ہیں ۔ فرعون مطالبہ کرتا ہے کہ اگر آپ کوئی معجزہ لے آئے ہیں تو اسکو اب پیش کیجئے اگر آپ اپنے دعوے میں سچے ہیں ۔ موسیٰؑ نے اپنا عصا سامنے ڈال دیا تو خدا کی قدرت سے وہ ایک اژدہا بن گیا ۔ اور دوسرا معجزہ یہ دکھایا کہ اپنے گریبان میں ہاتھ ڈال کر جب باہر نکالا تو وہ انتہائی روشن اور چمکدار ہو کر نکلا کہ اس پر نظر نہیں ٹھہر سکتی تھی اور جب اپنی آستین میں واپس لے جاتے تو وہ پھر حسب سابق ہو جاتا تھا اور یہ دونوں معجزے وادیٔ مقدس طویٰ پر رات کے وقت پہلی حاضری میں اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا فرمائے تھے ۔ لیکن پرویز کہتا ہے کہ قرآن کے ان تینوں الفاظ یعنی عصا ۔ ثعبان ۔ اور یدِ بیضا سے مجازی معنی یعنی قوانین اور دلائل مراد ہیں ۔ غور کا مقام ہے کہ فرعون جیسے متکبر اور مدعی الوہیت نے ان معجزات سے یہ کہہ کر انکار نہیں کیا کہ آپ مجھے الفاظ و دلائل کی قوت سے مرعوب نہیں کر سکتے بلکہ حیرت و تعجب کا اظہار کرتے ہوئے یہ کہا کہ : اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ؕ (واقعی یہ شخص بڑا ماہر جادوگر ہے) اور پھر موسیٰؑ کے مقابلے کے لئے ملک مصر کے بڑے بڑے ساحروں کو بلایا

اگر موسیٰؑ نے فرعون کے سامنے صرف الفاظ، قوانین اور دلائل پیش کئے تھے تو پھر فرعون کو ان کے مقابلہ کے لئے دانشوروں اور فلاسفوں کا سہارا لینا چاہیئے تھا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ پرویز مذکورہ آیت قرآنی کے صریح مدلول اور واضح مفہوم کا نہ صرف انکار کر رہا ہے۔ بلکہ اس کا مکذب بھی ہے۔

(۶۵) ان سے معاشرتی تعلقات بھی منقطع کر لو تاکہ | وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓی اَحَدٍ مِّنْهُمْ (۹/۸۴) کے معنی

انہیں اور ان جیسے اور لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ تم ان کی حرکات کی وجہ سے ان سے کس قدر خفا ہو۔ معاشرتی تعلقات کی ایک صورت میت کی تجہیز و تکفین میں شرکت اور اس کے لئے نیک آرزوں کا اظہار بھی ہوتا ہے تم ان کے ساتھ ان باتوں میں شریک نہ ہو۔ (مفہوم القرآن ص ۴۴۱)

پوری آیت یہ ہے: وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ۔ ترجمہ: اور ان میں سے کوئی مر جائے تو تو اس کے جنازے کی نماز ہرگز نہ پڑھنا اور نہ اسکی قبر پر کھڑا ہونا۔

اس آیت کریمہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا جاتا ہے کہ اے پیغمبر! آپ منافقوں سے بالکل بے تعلق ہو جائیں۔ ان میں سے کوئی مر جائے تو آپ نہ اس کے جنازہ کی نماز پڑھیں نہ اس کی قبر پر جا کر اس کے لئے دعائے استغفار کریں۔

اس آیت میں منافقوں اور کافروں کی نماز جنازہ پڑھنے کی ممانعت کی گئی ہے۔ لیکن پرویز نماز جنازہ سے میت کی تجہیز و تکفین میں شرکت اور اس کے لئے نیک آرزوں کا اظہار مراد لیتا ہے۔ اور نماز جنازہ کا قائل نہیں جبکہ نماز جنازہ فرض کفائی ہے۔ اور اہل اسلام کا خصوصی شعار ہے۔

پرویز چند ماہ ہوئے اس دنیائے فانی سے رخصت ہو چکا ہے۔ لیکن یہ معلوم نہیں کہ اس کے پیروکاروں نے اسکی نماز جنازہ پڑھی ہے یا نہیں؟ یا اس کے مذکورہ عقیدے کے مطابق اس کے لئے صرف نیک آرزوں کا اظہار کیا ہے۔ اور شاید اس کے ہم خیال اور پیروکار بھی نماز جنازہ کے قائل نہیں کیونکہ وہ اس کے خیالات وخرافات ہی کو دین سمجھتے ہیں۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اتباع پرویز کی جگہ اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(۶۶) اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِىْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِىْ يَاْتِ | قمیص یوسف علیہ السلام کی تاثیر کا انکار

بَصِيْرًا (یوسف ۹۳) اب تم یوں کرو کہ واپس جاؤ اور یہ میری قمیص اپنے ساتھ لے جاؤ جو میری وجاہت اور منصب کی خصوصی نشانی ہے جب تم اسے ابا جان کے سامنے پیش کرو گے تو وہ ساری بات سمجھ جائیں گے اور جو کچھ تم کہو گے اس کا یقین کر لیں گے (مفہوم القرآن ص ۵۴۳)

آیت کا اصل ترجمہ یہ ہے: "تم میرا یہ کرتہ لے جاؤ اور اسے میرے والد کے منہ پر ڈال دو کہ چلا آئے

وہ آنکھوں سے بینا ہوکر۔"

چونکہ حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے بیٹے یوسف علیہ السلام کے غم فراق میں روتے روتے نابینا ہوگئے تھے۔ اس لئے حضرت یوسف علیہ السلام اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں کہ میرا یہ کرتہ لیکر تم حضرت والد ماجد کے پاس جاؤ اسے ان کے چہرہ مبارک پر ڈالتے ہی انشاء اللہ ان کی آنکھیں روشن ہوجائیں گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور اس پر یہ آیت کریمہ دال ہے۔

فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِیْرُ اَلْقٰهُ عَلٰی وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِیْرًاۚ۔ یعنی جب خوشخبری دینے والے نے پہنچ کر اس کے منہ پر وہ کرتہ ڈالا تو اسی وقت وہ بینا ہوگیا ــــ لیکن پرویز حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص کی اس تاثیر و برکت کا انکار کرتا ہے۔ اور اس طرح وہ قرآنی آیات کے معانی میں تحریف کرنے کا مرتکب ہے۔

تبدیلیٔ ارض وسموات کا من گھڑت مفہوم

(۶۷) یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ (ابراہیم ۴۸) اے رسول! ان سے کہہ دو کہ میری اس دعوت سے ایسا انقلاب قع ہوگا کہ یہ زمین ایک دوسری زمین بن جائیگی۔ آسمان اور آسمان بن جائے گا یہ زمین و آسمان بدل جائیں گے۔ موجودہ جگہ ایک نیا معاشرہ وجود میں آئے گا اور تمام لوگ اس خدا کے سامنے ابھر اور نکھر کر آجائیں گے جس کے قانون کے دا اور کسی کا قانون نہیں چل سکتا۔ ہمارے نزدیک اس سے مراد وہ انقلاب ہے۔ جو نبی اکرم ؐ کے ہاتھوں اس معاشرہ ں رونما ہوا۔ اور جس نے سب کچھ تہہ و بالا کر کے رکھ دیا تھا۔ اس اعتبار سے ہم نے ان کے مجازی معنی لئے ہیں ــــ فہوم القرآن ص ۵۰۸)

آیت کا اصل ترجمہ یہ ہے: "جس دن زمین اس زمین کے سوا اور ہی بدل جائے گی اور آسمان بھی اور سب سب اللہ واحد غلبے والے اللہ کے روبرو ہوں گے۔"

مذکورہ آیت میں قیامت کے احوال کا ذکر ہے کہ اس دن اس زمین کی جگہ ایک اور زمین لائی جائیگی۔ اس ، یہ موجودہ آسمان بھی بدل دئے جائیں گے۔ صحیح مسلم اور صحیح بخاری میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، سفید صاف زمین پر لوگوں کا حشر کیا جائیگا جیسے میدے کی سفید ٹکیا ہو۔ جس پر کوئی نشان اور اونچ نہ ہوگی۔ لیکن پرویز اس آیت کے حقیقی معنوں سے انکار کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پا کردہ معاشرہ اور انقلاب مراد ہے۔ وہ ہر جگہ قرآنی آیات سے خود ساختہ مجازی معنے مراد لیتا ہے۔ یہاں بھی نے مذکورہ آیت کے معنوں میں تحریف کر کے اس سے اپنے من گھڑت مجازی معنے مراد لئے ہیں۔ پرویز قیامت ں مانتا اس لئے اس نے مذکورہ آیت سے جو احوال قیامت سے متعلق ہے۔ صاف انکار کیا۔

سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ (۱۷/۱) کے معنی

(۶۸) وہ اپنی سکیم کے مطابق اپنے بندے کو

راتوں رات بیت الحرم (مکہ) سے نکال کر مدینہ کی کشادہ زمین کیطرف لے گیا۔ ہم نے اس مقام اور اس کے گرد پیش کو بڑا بابرکت بنا دیا ہے۔ (مفہوم القرآن ص ۶۲۶)

آیت کا اصل ترجمہ یہ ہے: "پاک ہے وہ خدا جو اپنے بندے کو رات ہی رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا جس کے آس پاس ہم نے برکت دے رکھی ہے۔"

اس آیت کریمہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر معراج کا بیان ہے اللہ تعالیٰ اپنی ذات پاک کی عزت و عظمت اور اپنی پاکیزگی و قدرت بیان فرماتا ہے کہ وہ اپنی قدرت سے اپنے بندے یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ہی رات کے ایک حصے میں مکہ شریف کی مسجد سے بیت المقدس کی مسجد تک لے گیا جو حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے زمانے سے انبیاء کرام کا مرکز رہا۔ اس لئے تمام انبیاء علیہم السلام وہیں آپ کے پاس جمع کئے گئے۔ اور آپ نے وہیں ان ہی کی جگہ ان سب کی امامت کی جو دلیل ہے اس امر کی کہ پیشوائے اعظم اور رئیس مقدم آپ ہی ہیں۔ صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین ط

لیکن پرویز نے آیت مذکورہ کے مفہوم کو یکسر بدل دیا۔ اور بڑی ڈھٹائی سے کہنے لگا کہ حضور اقدس صلعم مسجد حرام سے بیت المقدس نہیں بلکہ مدینہ تشریف لے گئے۔ انگریز و یہود سے پوچھو کہ مسجد اقصیٰ سے کیا مراد ہے۔ تو وہ بلا تامل کہیں گے کہ بیت المقدس۔ لیکن پرویز اپنی جبلی حماقتوں کے سبب آفتاب عالمتاب کو اپنی انگلیوں سے چھپانے کی ناپاک اور احمقانہ کوشش کر رہا ہے۔ بھلا مدینے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے کب مسجد موجود تھی۔ کہ قرآن نے اسے مسجد اقصیٰ کے نام سے پکارا۔ اور یہ کہ مدینے کو ہجرت نبویؐ سے قبل کب کوئی برکت حاصل تھی۔ قرآن کریم نے قبل ہجرت اسکو اس کے اصل نام "یثرب" سے پکارا۔ لیکن جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لے گئے تو وہ "مدینہ" کے لقب سے ملقب ہوا۔ اور خود قرآن نے "مدینہ" کے نام سے اسے یاد کیا۔ آیت کریمہ: لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ۔ (اگر ہم مدینہ واپس گئے) اس حقیقت پر دال ہے۔

پرویز قرآن کے بیان کردہ معجزات نبویؐ اور خارق عادت امور کو نہیں مانتا۔ اور قرآن کی آیتوں میں معنوی تحریفات کر کے ان کے حقیقی معانی کے انکار پر مصر ہے۔

اصحاب کہف سے متعلق آیتوں میں تحریف

(۶۹) وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ (۱۸/۱۸) وہ دشمنوں کی مخالفت کی وجہ سے اپنی حفاظت کے بارے میں اس قدر محتاط تھے کہ وہ نیند کے وقت بھی اس سے غافل نہیں رہتے تھے بلکہ اس طرح چوق و بند سوتے تھے جس سے دیکھنے والوں کو یہ محسوس ہو کہ وہ جاگ رہے ہیں۔ مزید احتیاط کی غرض سے وہ ہماری دی ہوئی بصیرت کے مطابق غار میں اپنی پوزیشن بدلتے رہتے تھے کبھی غار کے دائیں جانب ہو جاتے کبھی بائیں جانب — (مفہوم القرآن ص ۶۶۱)

آیت کا اصل ترجمہ یہ ہے: "تو خیال کرے گا کہ وہ بیدار ہیں حالانکہ وہ سوئے ہوئے ہیں اور خود ہم ہی انہیں دائیں بائیں کروٹیں دلایا کرتے ہیں۔"

یہ غار والے نوجوان موحّد تھے۔ اس زمانے کے بادشاہ کا نام دقیانوس تھا۔ بڑا سرکش اور سب کو شرک کی تعلیم دیتا۔ اور سب سے بُت پرستی کراتا تھا۔ یہ نوجوان پکے موحد تھے بادشاہ کے ڈر سے شہر سے بھاگ نکلے اور پہاڑ کے غار میں چھپ رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر نیند مسلّط کی اور مدّتِ دراز تک اس غار میں سوتے رہے پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں بیدار کیا۔

لیکن پرویز قرآن کی اس صداقت کو ماننے کیلئے تیار نہیں کہ وہ مدتوں نیند کی حالت میں زندہ رہے جس وجہ سے وہ اصحٰب کہف والی آیتوں میں بیدریغ من گھڑت اور احمقانہ تاویلیں کر رہا ہے۔

حضرت عیسیٰؑ اور مریمؑ پر بہتانِ عظیم | قرآن سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام باپ کے بغیر پیدا ہوئے تھے اور حضرت مریمؑ نے نہ شادی کی تھی اور نہ کسی مرد نے اسے چھوا تھا۔ ویسے تو قرآن کریم میں جا بجا اس حقیقت کا تذکرہ موجود ہے، لیکن سورہ مریمؑ میں ایک پورا رکوع اس مقصد کے لئے وقف کیا گیا ہے۔ اس رکوع کی بائیس آیتوں میں حضرت عیسیٰؑ کی بن باپ پیدائش کے واقعہ کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ لیکن پرویز نے جو سب سے بڑا منکرِ قرآن ہے۔ اس حقیقتِ باہرہ سے صاف انکار کیا ہے۔ اور حضرت مریمؑ سے متعلق ان تمام آیات کے معانی میں بڑی دیدہ دلیری اور دریدہ دہنی کے ساتھ احمقانہ اور گستاخانہ تحریفات کی ہیں اور اپنی جبلی حماقتوں کا زبردست مظاہرہ کیا ہے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کی والدہ صدیقہ پر ہولناک اور اسلام سوز بہتانِ عظیم لگایا ہے۔ ہم اختصار کی خاطر اس کا صرف ایک اندراج ذیل میں درج کرتے ہیں:

"ایک شخص ہیکل کے احبار و رہبان کی تنبیہہ و تخویف کے باوجود مریم کے ساتھ شادی کرنے پر رضامند ہو گیا۔ مریم کے ہونے والے بچے کا حمل قرار پا گیا۔ اس پر ان دونوں نے یہی مناسب سمجھا کہ وہ گاؤں سے کہیں دور چلے جائیں تاکہ بچے کی ولادت کسی ایسی جگہ ہو جہاں ان کی جان پہچان کا کوئی نہ ہو۔ اور یوں وہ احبار و رہبان کے طعن و تشنیع کے نشتروں سے محفوظ رہیں۔" (مفہوم القرآن ص ۶۸۹)

قرآن کی رو سے حضرت مریمؑ کا یہ اعلان ہے کہ: وَلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ (مجھے کسی بشر نے چھوا تک نہیں) لیکن بے لگام پرویز زبان درازی کرتے ہوئے کہتا ہے کہ:

"ہیکل کے ایک شخص نے اس کے ساتھ شادی کی تھی اور جب دونوں کے ملاپ سے حمل ٹھہر گیا۔ تو ان کو لوگوں سے چھپانے کے لئے گاؤں سے کہیں دور ایسے مقام پر چلے گئے جہاں ان کی جان پہچان کا کوئی نہ تھا۔"

سوال یہ ہے کہ اگر مریمؑ نے ہیکل کے ایک شخص کے ساتھ باقاعدہ شادی کی تھی تو اس کے نتیجے میں

پرویز

جو بچہ پیدا ہونے والا تھا اسکو لوگوں سے چھپانے کی کوشش کیوں کی ۔ اور پھر قرآن نے اسکی عصمت اور کنوارے پن کا صاف اور واشگاف الفاظ میں یہ اعلان کیوں کیا کہ "کسی مرد نے اسے چھوا تک نہیں ۔"

درحقیقت یہ دریدہ دہن پرویز کی ایک جلیل القدر پیغمبر اور آپ کی والدہ صدیقہ کی شانِ اقدس میں شدید ترین گستاخی اور دریدہ دہنی ہے جس کا ارتکاب اس نے نہایت بیباکی اور جسارت کے ساتھ کیا ہے اور یہ کہ قرآنِ مقدس کی آیات باہرہ کو جھٹلایا ہے اور شدید قسم کے کفر و ارتداد کا مرتکب ہوا ہے ۔

قَالَتْ نَمْلَةٌ کی مضحکہ خیز تاویل

(۷۰) اِذَا اَتَوْا عَلٰی وَادِ النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَةٌ یّٰاَیُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰکِنَکُمْ لَا یَحْطِمَنَّکُمْ سُلَیْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ وَهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ۔ (النمل ۱۸) ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سلیمانؑ کو معلوم ہوا کہ سبا کی مملکت اس کے خلاف سرکشی کا ارادہ رکھتی ہے ۔ چنانچہ بطور حفظ ما تقدم اس کی طرف لشکر لے کر روانہ ہوئے راستے میں وادی نمل پڑتی تھی ۔ مملکت سبا کی سربراہ بھی ایک عورت تھی ، جب اس نے اس لشکر کی آمد کی خبر سنی ۔ تو اپنی رعایا کو حکم دیا کہ وہ اپنے اپنے گھروں میں جا کر پناہ گزین ہو جائیں ۔ ایسا نہ ہو کہ لشکر بلا اتنا معلوم کئے بغیر کہ تم اس کے دشمن کی قوم سے کسی قسم کا تعلق رکھتے ہو ۔ یا نہیں ؟ تمہیں یونہی کچل ڈالے ۔

(مفہوم القرآن ص ۸۶۴)

آیت کا اصل ترجمہ یہ ہے : "جب وہ چیونٹیوں کے میدان میں پہنچے تو ایک چیونٹی نے کہا کہ اے چیونٹیو ! اپنے اپنے گھروں میں گھس جاؤ ۔ ایسا نہ ہو کہ بے خبری میں سلیمانؑ اور ان کا لشکر تمہیں روند ڈالیں ۔"

حضرت سلیمانؑ کو اللہ تعالیٰ نے یہ معجزہ عطا کیا تھا کہ وہ ہر پرندے اور چرند کی بولی سمجھ لیتے تھے ۔ اس لئے فرمایا عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّیْرِ ۔ (ہمیں پرندوں کی بولی سکھا دی گئی ۔)

اور یہ ان پر خدا تعالیٰ کا فضلِ خاص تھا ۔ اور انہیں بطور معجزہ یہ نعمت عطا فرمائی گئی تھی ۔ ایک دفعہ اپنے لشکر ول کو لے کر چلے تو ایک میدان پر گذر ہوا جہاں چیونٹیوں کی بہتات تھی سلیمانؑ کے لشکر کو دیکھ کر ایک چیونٹی نے دوسری چیونٹیوں سے کہا کہ جاؤ اپنے سوراخوں میں چلی جاؤ کہیں ایسا نہ ہو کہ سلیمان علیہ السلام کا لشکر چلتا ہوا تمہیں روند ڈالے اور انہیں علم بھی نہ ہو ۔

اگرچہ عقلیت پرستوں کی عقل اس قسم کے واقعات اور معجزات کو سمجھنے سے قاصر ہے لیکن مذکورہ واقعہ معجزے کی ایک شکل ہے کہ حضرت سلیمانؑ کی خاطر اللہ تعالیٰ نے چیونٹیوں کو عقل و ادراک اور بولنے کی طاقت عطا فرمائی ۔ اس لئے وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے انسانوں کی طرح بولنے لگیں ۔ لیکن پرویز کو اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ پر ایمان لانے سے انکار ہے ۔ اس لئے وہ قرآن کے بیان کردہ خارقِ عادت امور اور معجزات کو نہ صرف یہ کہ تسلیم نہیں کرتا بلکہ ان میں مضحکہ خیز اور احمقانہ تاویلات کر رہا ہے ۔